(۱۴۲) (وقال عليه السلام: التَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ)۔

(۱۴۲) میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

---

(۱۴۳) وقال عليه السلام: اَلْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ۔

(۱۴۳) غم آدھا بڑھاپا ہے۔

---

(۱۴۴) وقال عليه السلام: يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلٰى قَدْرِ الْمُصِيْبَةِ، وَمَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ عِنْدَ مُصِيْبَتِهٖ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

(۱۴۴) مصیبت کے اندازہ پر (اللہ کی طرف سے) صبر کی ہمت حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اُس کا عمل اکارت جاتا ہے۔

---

(۱۴۵) وقال عليه
لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهٖ
وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ
الْعَنَاءُ، حَبَّذَا نَوْمُ الْأَكْ

---

(۱۴۶) وقال عليه
إِيْمَانَكُمْ بِالصَّدَقَ
بِالزَّكٰوةِ، وَادْفَعُوْا أَمْوَا

---

(۱۴۷) وَمِنْ كَلَامِهٖ
بن زياد النخعي۔
قال كميل بن زي
المؤمنين علي بن أ
فأخرجني إلى الج
الصعداء؛ ثم قال:۔
يَا كُمَيْلُ (بْنَ زِيَا
أَوْعِيَةٌ، فَخَيْرُهَا أَوْعَاهَا، فَاحْفَظْ عَنِّيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ۔

دیکھو! تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک عالم ربانی دوسرا متعلم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار ہے، اور تیسرا عوام الناس

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفورا علی اللہ مقامہٗ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

nted by www.ziaraat.com

رنج واندوہ ہے اور آنحضرتؐ فرماتے ہیں آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی اور اے فاطمہؑ تم سمجھ لو کہ پیغمبرؐ کے لیئے گریبان کو چاک اور چہرہ کو زخمی نہ کرنا اور نہ فریاد کرنا بلکہ وہی کہنا جو تمہارے باپ نے اپنے فرزند ابراہیمؑ کی وفات کے وقت کہا تھا کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل دُکھتا ہے لیکن میں کوئی بات ایسی نہیں کہتا جو معبود کے غضب کا باعث ہو، اور اے ابراہیم ہم تم پر غمگین ہیں۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابراہیمؑ زندہ ہو[illegible] کان میرے منہ کے [illegible] فرمایا کہ خداوندا ان کے کا[illegible] فرمایا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا [illegible] یقیناً جو لوگ ایمان لائے [illegible] اللہ ہاں میں نے سُنا ہے [illegible] قیامت کے دن حوض [illegible] اعمال کے سامنے پیش ہوں [illegible] پیروں کے ساتھ آؤ گے [illegible] ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا [illegible] شَرُّ الْبَرِیَّۃِ [illegible] جہنم کی آگ میں [illegible] نے فرمایا وہ یہودی اور [illegible] ہیں وہ قیامت کے دن [illegible] ہے۔ یہی حدیث کتاب سلیم بن قیس میں امیرالمومنین سے منقول ہے۔

تفسیر محمد ابن عباس بن ماہیار میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے اور ابن بابویہ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے اپنی وفات کے وقت جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو میرے غم میں اپنے چہرے کو مت زخمی کرنا اور نہ اپنے بالوں کو پریشان کرنا۔ اور مجھ پر فریاد و نالہ اور نوحہ مت کرنا اور نہ نوحہ کرنے والوں کو طلب کرنا۔

کتاب بشارت المصطفےٰ میں روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں کہ حضرتؐ کی وفات ہوئی، جناب فاطمہ علیہا السلام حسنؑ و حسینؑ کو لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب حضرتؐ کو اس حالت میں دیکھا بے تاب ہوگئیں اور آنحضرتؐ پر اپنے تئیں گرادیا اور سینۂ اقدس سے لپٹ کر بہت روئیں حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ روؤ مت اور صبر کرو۔ یہ سُنکر جناب فاطمہؑ اٹھیں۔ حضرتؐ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے پھر حضرتؐ نے تین بار فرمایا خداوندا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں میں ان کو ہر مومن کے سپرد کرتا ہوں۔

شیخ مفید نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ کی رحلت ریاض جنت کی جانب قریب ہوئی آپؐ نے

arabic.bayynat.org/ListingFAQ2.aspx?cid=118&Language=1

س: هل صحيح أن السيده زينب (ع) لطمت وجهها وشقت جيبها عند ممات جميع أهلها في كربلاء ؟ :

ج: لم يثبت ذلك وهو مخالف لوصية الإمام الحسين (ع) لها.

سوال : کیا یہ صحیح ہے کہ السیدہ زینب ع کے سامنے جب کربلا میں تمام اھل بیت شھید ہو گئے تو انھوں نے اپنے چہرے پر طمانچے مارے اور اپنی جیب کو بھی پھاڑ دیا؟

جواب : یہ ثابت نہیں ہے اور یہ وصیت امام حسین ع کے خلاف ہے جو امام حسین ع نے السیدہ زینب ع کو کی تھی

العلامۃ المرجع السید محمّد حسین فضل اللہ

کون حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے جو ان کی آخری وصیت پر عمل کرے؟

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلاء کے میدان میں جب ان کے شیعہ انہیں شہید کرنے والے تھے تو اپنی بہن سیدہ زینت رضی اللہ عنہا کو وصیت کی۔

"اے میری بہن! میں تجھے قسم دیتا ہوں۔۔۔

اگر میں شہید کر دیا جاوں تو تم سینہ کوبی نہ کرنا، ماتم نہ کرنا، چہرہ نہ پیٹنا، ناخن سے اپنے چہرے کو نہ چھیلنا"

شیعہ کتاب: الارشاد / جلد ۲ / صفحہ ۹۴

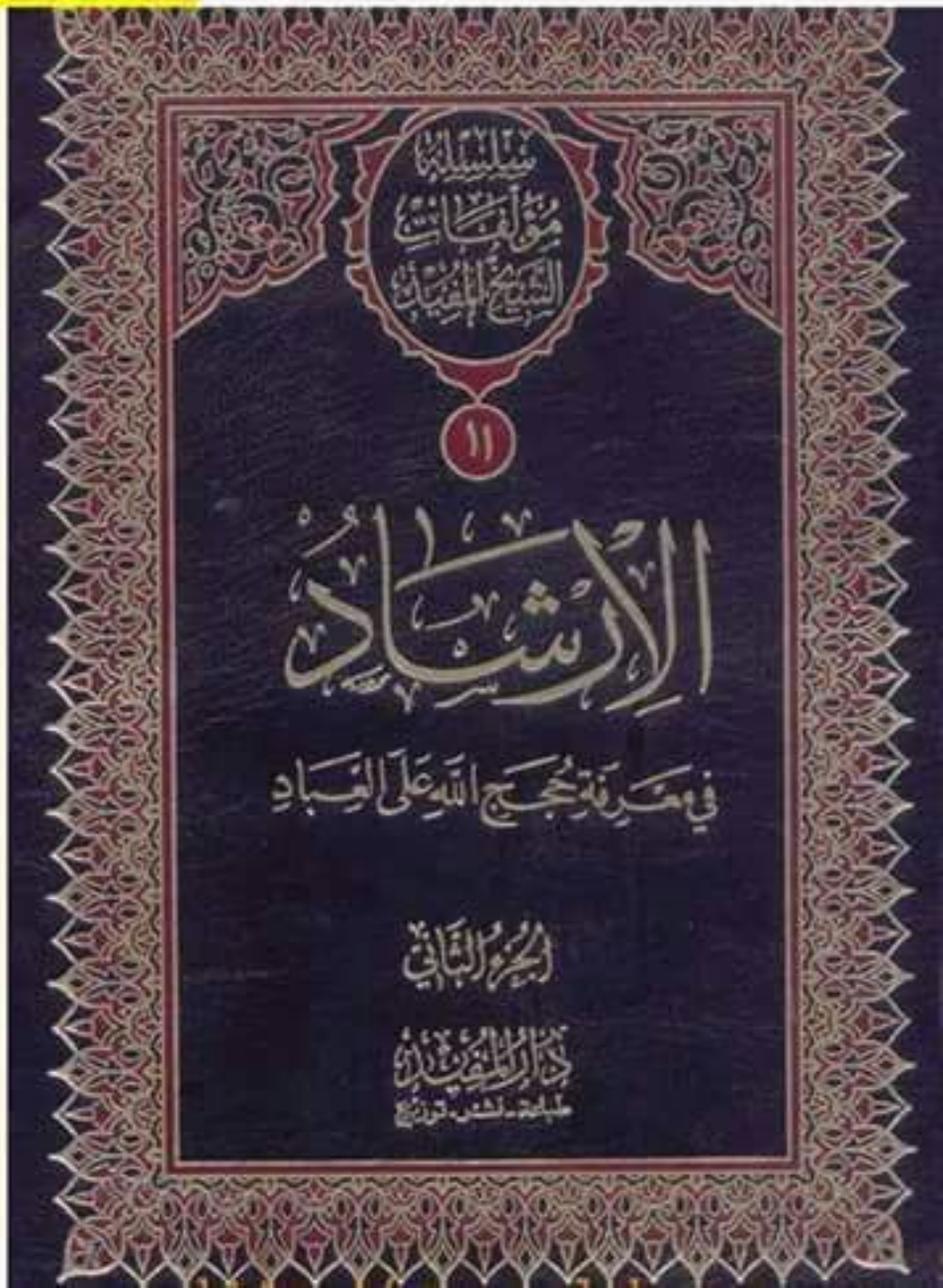

٩٤ ..... الإرشاد/ج٢

أفتغتصبُ نفسَك اغتصاباً؟! فذاكَ أفرحُ لقلبي وأشدُّ على نفسي. ثمّ لطمتْ وجهها وهوتْ إلى جيبها فشقّته وخرّتْ مغشيّاً عليها.

فقامَ إليها الحسينُ عليه السّلامُ فصبَّ على وجهها الماءَ وقالَ لها: يا أختاه! اتّقي اللهَ وتعزّيْ بعزاءِ اللهِ، واعلمي أنّ أهلَ الأرضِ يموتونَ وأهلَ السّماءِ لا يبقَوْنَ، وأنّ كلَّ شيءٍ هالكٌ إلّا وجهَ اللهِ الّذي خلقَ الخلقَ بقدرتِه، ويبعثُ الخلقَ ويعودونَ، وهو فردٌ وحدَه، أبي خيرٌ منّي، وأمّي خيرٌ منّي، وأخي خيرٌ منّي، ولي ولكلِّ مسلمٍ برسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليه وآله أسوةٌ. فعزّاها بهذا ونحوِه وقالَ لها: يا أختِ إنْ أقسمتُ فأبرّي قسمي، لا تشقّي عليَّ جيباً، ولا تخمشي(١) عليَّ وجهاً، ولا تدّعي عليَّ بالويلِ والثّبورِ إذا أنا هلكتُ. ثمّ جاءَ بها حتّى أجلسَها عندي.

ثمّ خرجَ إلى أصحابِه فأمرَهم أنْ يُقرّبَ بعضُهم بيوتَهم من بعضٍ، وأنْ يُدخلوا الأطنابَ بعضَها في بعضٍ، وأنْ يكونوا بينَ البيوتِ، فيستقبلونَ القومَ من وجهٍ واحدٍ والبيوتُ من ورائهم وعن أيمانِهم وعن شمائلِهم قد حفَّتْ بهم إلّا الوجهَ الّذي يأتيهم منه عدوُّهم.

ورجعَ عليه السّلامُ إلى مكانِه فقامَ الليلَ كلَّه يُصلّي ويستغفرُ ويدعو ويتضرّعُ، وقامَ أصحابُه كذلكَ يُصلّونَ ويدعونَ ويستغفرونَ»(٢).

---

(١) خمش وجهه: خدشه بأظفره وضربه وقطع عضواً منه. القاموس ـ خمش ـ ٢: ٢٧٣.

(٢) تاريخ الطبري ٥: ٤٢٠، ونقله العلامة المجلسي في البحار ٤٥: ١٠٢.

حرمت ماتم شعہ کتاب سے

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ بے صبری کیا ہے ؟ فرمایا سب سے بڑی بے صبری یہ ہے کہ آدمی چلائے اور سینے اور چہرے پر تھپڑ مارے اور پیشانی سے بال نوچے اور جس شخص نے نوحہ کیا اس نے صبر ترک کیا اور اسنے خلاف طریقے کو اپنایا اور جس نے صبر کیا اور انا للہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی اور اللہ کے کئے ہوئے پر راضی ہوا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہوگیا اور جس نے اس کے خلاف کیا اس کی تقدیر تو پوری ہوگی اور وہ مذموم ہوگا اور اللہ اس کے اجر کو ضائع کر دے گا۔

فروع الکافی - الشیخ الکلینی - ج3 - الصفحہ125

مَتاعُ الْغُرُورِ» إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفاً مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكاً لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ، هٰذَا آخِرُ وَصْفِي مِنَ الدُّنْيَا. قَالُوا: فَسَمِعْنَا الصَّوْتَ وَلَمْ نَرَ الشَّخْصَ.

٦ - عَنْهُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَبَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله جَاءَتِ التَّعْزِيَةُ أَتَاهُمْ آتٍ يَسْمَعُونَ حِسَّهُ وَلَا يَرَوْنَ شَخْصَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ «كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ» فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكٌ لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

٧ - عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَبَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِمِثْلِهِ وزَادَ فِيهِ قُلْتُ: مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وفَاطِمَةُ والْحَسَنُ والْحُسَيْنُ عليهم السلام.

٨ - عَنْهُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَرْمَنِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله أَتَاهُمْ آتٍ فَوَقَفَ بِبَابِ الْبَيْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا آلَ مُحَمَّدٍ «كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ» فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلَفٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وعَزَاءٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ ودَرَكٌ لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وعَلَيْهِ فَتَوَكَّلُوا وبِنَصْرِهِ لَكُمْ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ فَارْضَوْا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ والسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ورَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهُ. ولَمْ يَرَوْا أَحَداً فَقَالَ بَعْضُ مَنْ فِي الْبَيْتِ: هٰذَا مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكُمْ لِيُعَزِّيَكُمْ وقَالَ بَعْضُهُمْ: هٰذَا الْخَضِرُ عليه السلام جَاءَكُمْ يُعَزِّيكُمْ بِنَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وآله.

١٥٣ - باب: الصبر والجزع والاسترجاع

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، والْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجَزَعُ؟ قَالَ: أَشَدُّ الْجَزَعِ الصُّرَاخُ بِالْوَيْلِ والْعَوِيلِ ولَطْمُ الْوَجْهِ والصَّدْرِ وجَزُّ الشَّعْرِ مِنَ النَّوَاصِي ومَنْ أَقَامَ النَّوَاحَةَ فَقَدْ تَرَكَ الصَّبْرَ وأَخَذَ فِي غَيْرِ طَرِيقِهِ ومَنْ صَبَرَ واسْتَرْجَعَ وحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ ووَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ومَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ جَرَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وهُوَ ذَمِيمٌ وأَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالَى أَجْرَهُ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِمِثْلِهِ.

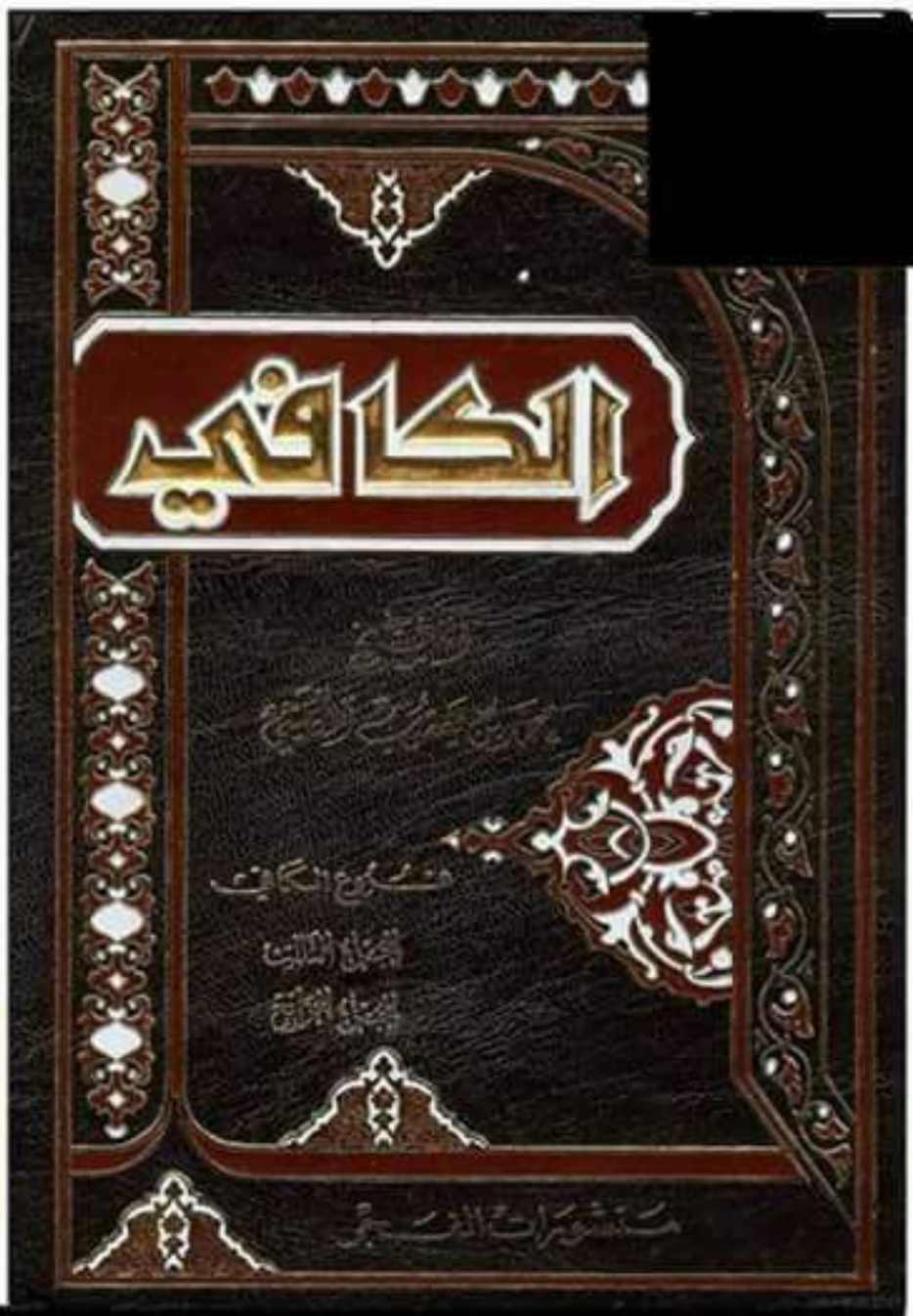

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماتم اور نوحہ کرنے سے منع کیا

علی ع نے فرمایا کہ: رسول اللہ ص اپنے بیٹے کی موت پر روئے، تو علی ع نے کہا: اے اللہ کے رسول، آپ رو رہے ہیں اور آپ ہمیں منع کرتے ہیں رونے سے؟

فرمایا: میں تمہیں رونے سے نہیں روکتا بلکہ میں تمہیں نوحہ اور ماتم سے روکتا ہوں۔۔۔۔۔

شیعہ کتاب: دعائم الاسلام / صفحہ 225

٢٢٥

وعن (علىّ ص) أنه قال: بكى رسول الله (صلع) عند موت بعض ولده، فقيل له: يا رسول الله، تبكي وأنت تنهانا عن البكاء؟ فقال: لم أنهكم عن البكاء، وإنما نهيتكم عن النوح والعويل، وإنما هذه رقّة ورحمة يجعلها الله تبارك وتعالى في قلب من شاء من خلقه، ويرحم الله من يشاء، وإنما يرحم الله من عباده الرحماء.

وعنه (ص) أنه قال: رخّص رسول الله (صلع) في البكاء عند المصيبة، وقال: النفس مصابة والعين دامعة والعهد قريب، فقولوا ما أرضى الله ولا تقولوا الهجر(3).

...طان.

...يل له: يا رسول الله،

إن ... يقمنا معه حتى دخل

ود... والنساء يصرخن(6)،

فد... :

...ه وأثره فإلى جنتك

و... شفاءه وعافيته، فقال

(1) T gl. ... من الكوع.

(2) Fadds اليوم.

(3) T gl. الهجر الاسم من الأهجار وهو الإفحاش في الكلام قال تفاحش قوقم وأتوا بهجر.

(4) F,D,S,E,B فقال ... أتى رجل ; text as in T.

(5) T var. فوجدناه.

(6) D (var.), S يبكين ويصرخن ويصحن.

(7) D,F انقضى It seems more natural to read وانقضى أجله ورزقه وأثره as in F.

(8) S,D,E,F ينقض.

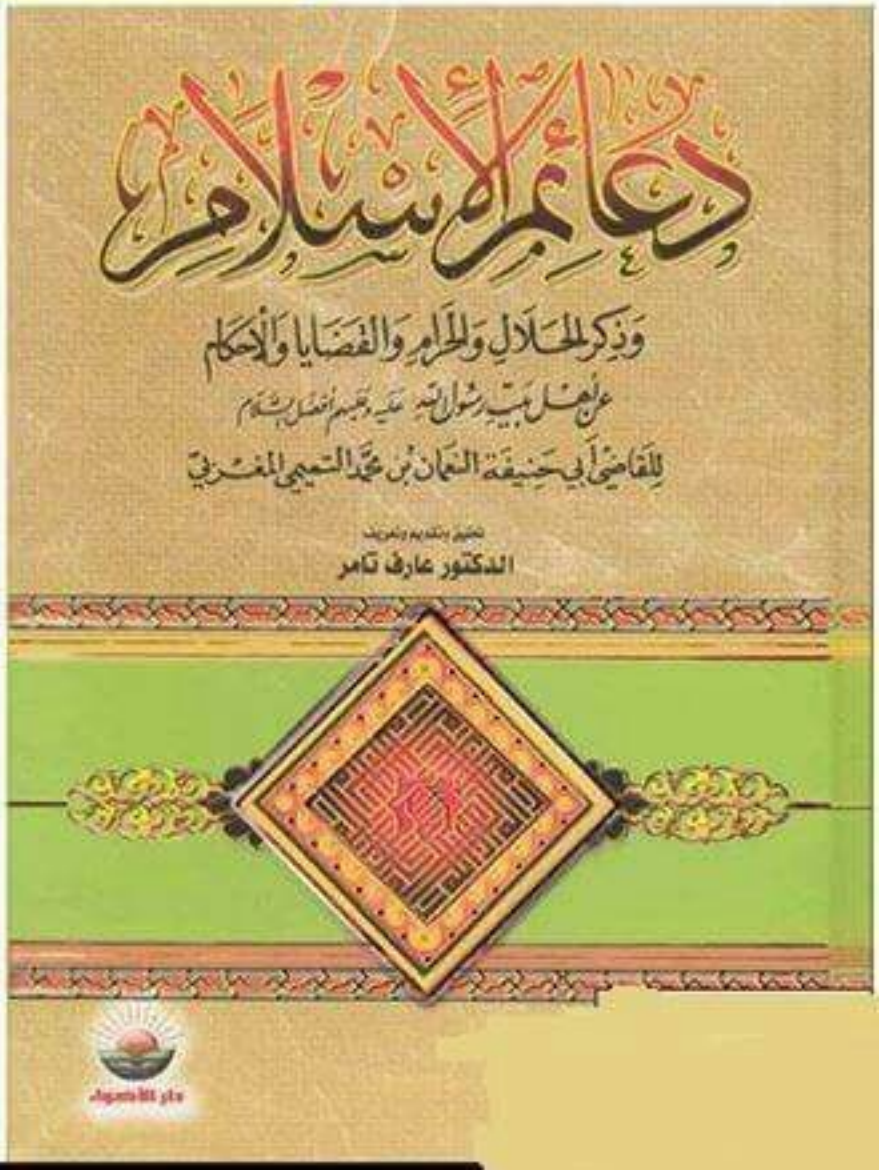

ماتم حرام ہے: مصیبت کے وقت بال نوچنا، چہرہ پیٹنا طمانچے مارنا اور اپنے بال اکھاڑنا سب حرام ہے۔

میت شوہر کی بیماری کے مرنے کا سکتی ہے اور انجیل کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ میت کا سکتی ہے اور شوہر کے گھر سے صدقہ دے سکتی ہے اور دوست اپنے دوست کے گھر سے اور برادر اپنے برادر کے گھر سے کھا سکتا ہے اور تصدق کر سکتا ہے۔ بعض نے قیاس سے اس جماعت کے مال میں تصرف کے جواز پر بہ طریقہ سے استدلال کیا ہے جو آیت میں مذکور ہوئے ہیں جیسے کھانے کے کم تم دوں ہم مثل فی کے گھروں میں بیٹھنے اور ان کے فرشوں اور ان کے پیالوں میں نماز پڑھنے اور ان کے پانی سے وضو کرنے اور ان کے احوال میں مقام مشورت و تصرفات کے۔ اگر یہ روایت سابق دوست کے

https://www.facebook.com/DrFarzChishti/
http://farzahmadchishti.blogspot.com/

میں سے اور اپنے نہیں چشمہ جاری ہونے کی جگہوں میں سے پانی پینے، وضو کرنے، غسل کرنے، نہانا کرنے اور تمام ضروریات میں ضروری استعمال کا حق ہوگا ہے جب تک کہ ایک کو زیادہ نقصان

بطلوں سے حاصل ہونے اور خاص ہو جانا۔ مثل میں پانی سے اور اسی طرح میدانوں میں پڑاؤ کرنا جس سے مالک کو کچھ نقصان نہ پہنچتا ہو۔ ان مقامات میں کسی بچہ تیمم کرنا جیسا کہ شوافع نے کہا ہے کہ خدا نے زمین کو پوری امت کے لیے محل سجود یعنی نماز پڑھنے کی جگہ قرار دیا ہے اور مالک کرنے والا بنایا ہے اور تجویز کیا ہے کہ وہ سی اور مال تیمم کے متولی اپنے عام کے مخالف ضرورت پر استعمال اجرت لے لیں اور اصولیہ ہے کہ دونوں باتوں میں کم سے کم ضروری ضرر اور قبول کے مخالف ہجرت لے لیں۔ دوسرے یہ کہ علماء کے درمیان مشہور ہے کہ لوگوں کے لیے جائز ہے کہ اس میں سے کھائے جو کچھ اس کو میوہ جیل وغیرہ اور تمام جیل مار وغیرہ سے اور اسی قسم کی چیزیں یا کچھ اور گندم کی بالیاں اور انھوں کے مانند چیزیں جن کی طرف سے گذر رہا ہو کھائے۔ یہاں تک کہ قطع طریق نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور بعض نے جواز پر دلالت کی ہیں اور بعض نے جائز نہیں جانا ہے۔ اس جمیع حدیث کے اعتبار سے جو اس کی حمایت میں وارد ہوئی ہے اور جس لوگوں نے تجویز کیا ہے قید لگائی ہے کہ کھانے کی غرض سے دبائے اور غلاب ڈنکے اور اپنے ساتھ نہ لے اور مالک کی کراہیت کا علم و گمان نہ رکھتا ہو۔ اور اصولیہ ہے کہ جب مالک کی رضامندی کے قرینے دیکھے اور علماء کے درمیان مشہور ہے کہ جو شخص راہ میں [illegible]

سے نہ لیا جائے بلکہ بعض اصولیہ اور تفریع کے لیے کیا جائے حرام ہے اور خدا اور رسول اور ائمہ اطہار سے بیزاری کی قسم کھانا حرام ہے۔ بعض نے کھانا کو واجب قرار دیا ہے اور جو لوگوں کو اپنی وصیت کے وقت اپنے عزیز پر رونا، نوحہ کرنا اور بال (جو ان کی زینت ہیں) کاٹنا اور پھاڑنا حرام ہے اور حرام میں مشہور ہے کہ گریبان چاک کرنا ہوئی اور [illegible]

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

شیعہ مذہب کی مشہور کتاب حق الیقین جلد دوم صفحہ نمبر 294۔ سوچیے جناب۔

مولاء کائینات حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ

مارے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 735) ماتم کرنے والوں کے لیئے درس عبرت سوچیئے؟؟؟

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین مد

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

نبی کریم ﷺ نے مصیبت کے وقت نوحہ کرنے، بین کرنے، چیخنے چلانے سے منع فرمایا ہے۔

شیعہ مذہب کی مشہور کتاب من لایحضرہ الفقیہ جلد 4 صفحہ نمبر 21۔ ثابت ہوا ماتم نوحہ چیخنا چلانا اسلام میں ناجائز و منع ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کو منع فرمایا اس لئے کہ اس سے عشق پیدا ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پانی میں جو ٹہرا ہوا تھا کھڑے ہو کر جو ٹانچنے کو منع فرمایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص پیشاب کرے اور اس کی شرمگاہ سورج یا چاند کے سامنے کھلی رہے۔ نیز فرمایا کہ جب تم لوگ پاخانہ کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف رخ کر کے یا پشت کر کے مت بیٹھو۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصیبت کے وقت منہ نوچنے کو منع فرمایا۔ اور مرنے والے کیلئے نوحہ و بین کرنے اور اسے کان لگا کر سننے کو منع فرمایا۔ اور عورتوں کو جنازے کے پیچھے پیچھے جانے کو منع فرمایا۔

اور کتاب خدا یعنی سے کوئی چیز غلط سے مٹانے یا لکھنے کو منع فرمایا۔

اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص خواب میں خواب بیان کرے اور فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیگا کہ جو میں گرہ لگا کر میں اس کو گرہ دیجئے گا۔ اور تصویر بنانے سے بھی منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی جاندار کی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو حکم دیگا کہ اب اس میں روح بھی پھونکو مگر وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔

اور فرمایا کہ [illegible] کو برا بھلے اور گالی دینے سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ تو شیطان کے لئے خوش ہونے کا موقع ہے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے برادر مسلم کے خرید و فروخت میں دخل اندازی کرے اور جماعت کے وقت باتیں کرنے کو منع فرمایا اور کہا کہ اس سے بے ایمانی پیدا ہوتا ہے۔

اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں کے کوڑے کو دن ہی دن میں نکال دو رات کو نہ رہنے دو اس لئے کہ یہ شیطان کی نشست گاہ ہے۔

اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح قسم نہ کھائے کہ اس کا ہاتھ سیدھا اور گھومنے سے انکار ہو اگر کوئی ایسا کرے [illegible] جنگل میں جنگلی ہو جائے تو اپنے ہوا کسی اور کی خدمت نہ کرے۔ اور اس بات سے بھی منع کیا کہ کوئی شخص جانوروں کے گوبر اور لید اور ہڈی سے استنجا کرے۔

اور عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکلنے کو منع فرمایا اور اگر وہ نکلی تو جب تک گھر واپس نہ آئے [illegible] سے منع کیا کہ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی دوسرے کیلئے بناؤ سنگھار کرے۔ اور اس سے ایسا کیا کہ اللہ تعالیٰ کو غصہ ہے کہ وہ اسے [illegible] زیادہ بات کرے وہ بھی اس وقت کہ جب اس سے [illegible] لازم ہو جائے۔ اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ عورت عورت کے ساتھ سوئے اس کے وہ بیان میں کوئی غلاف یا کپڑا ہو۔ اور اس سے بھی منع کیا کہ ایک عورت دوسری

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی

ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی

المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

ناشر
الکساء پبلیشرز
آرڈ ۱۵۹ سیکٹر ۱۱ نارتھ کراچی

سب سے پہلا ماتم یزیدیوں نے کیا۔ (شیعہ مذہب کی مشہور کتاب جلاء العیون جلد دوم صفحہ 295،296)

۲۹۵

زوجہ یزید کا باہر نکلنا سید شبستر، اس کے اور زوجہ یزید ملعون سے سر مبارک کو اپنے محل میں لے گیا، اور اہل بیت حضرت کو اپنے محل میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ جب مخدرات اہل بیت عصمت و طہارت اس کے محل میں داخل ہوئے، عورت ابی سفیان نے اپنے زیور اتار دیئے اور ماتم حسین کے آواز نوحہ و گریہ زاری بلند کی، اور تین روز ماتم رہا بلند دختر عبداللہ بن عامر کہ اس زمانہ میں یزید کی زوجہ تھی، اور مشتہر امام حسینؑ کی خدمت میں تھی

۲۹۶

اس نے پردہ کا خیال نہ کیا، اور گھر سے نکل کے مجلس یزید ملعون میں جس وقت کہ مجمع عام تھا، آکے کہا اے وہ تو نے سر مبارک امام حسینؑ پسر فاطمہ زہرا کا میرے دروازہ پر لٹکایا ہے۔ یزید نے دوڑ کے کپڑا اس کے سر پر ڈال دیا، اور کہا۔ گھر میں چلی جا اور گھر میں جا کر فرزند رسولؐ خدا پر زور قریش پر نوحہ و زاری کر۔ ابن زیاد نے ان کے بارہ میں جلادی کی میں ان کے قتل پر راضی نہ تھا۔ مولف فرماتے ہیں یہ بات اس ملعون نے اپنی زوجہ بند کو بھی سنے کے لئے کہی تھی، اور نہ قاتل امام حسینؑ کا وہی ملعون تھا۔

خواب حضرت سکینہ بنت الحسینؑ شیخ ابن نما نے روایت کی ہے کہ ایک رات سکینہ دختر امام حسینؑ نے خواب میں دیکھا کہ باغ جنت نور کے ظاہر ہوئے، اور ہر قاصر پر ایک حور پر نور سوار تھا، اور بہت فرشتے ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے تھے اور ان کے ہمراہ ایک کنیز خوبصورت تھی۔ جب وہ باغ جنت کی طرف سے نکل گئے، وہ کنیز میرے پاس آئی، اور کہا، اے سکینہ تمہارے جد رسول خدا تم کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا، وہ سوار کون ہیں؟ انہوں نے کہا، وہ مردان پیرو کہ ان ناقوں پر سوار تھے کون لوگ تھے، اس حور نے کہا، ایک حضرت آدم صفی اللہ دوسرے ابراہیم خلیل اللہ تیسرے موسیٰ کلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ نے کہا۔ وہ ایک مرد پیر جو کہ اپنی قریش مبارک اپنے ہاتھ سے پکڑے تھے اور ضعف و نقاہت ان کے چہرہ سے ظاہر تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا، وہ تمہارے جد رسول خدا تھے جب میں نے اپنے جد کا نام سنا دوڑی، کہ آنحضرتؐ کے پاس جاؤں اور اس سخت جفا کاروں کی شکایت کروں، ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ باغ جنت و حور نور کی جدا ہو گئے اور

جلاء العیون

http://www.facebook.com/DrFaizChishti/

https://faizahmadchishti.blogspot.com/

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

مولاء کائینات حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ

(دوسرا چھاپہ حوالہ)

مارے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 735) ماتم کرنے والوں کے لیئے درس عبرت سوچیئے؟؟؟

نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کو ہائے وائے کرنے سے منع کیا۔ (شیعہ مذہب کی مشہور کتاب من لایحضرہ 95)

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

من لایحضرہ الفقیہ

اردو

الشیخ الجلیل الاقدام

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی

مترجم - سید حسین الموسوی

پیشکش - سید اشفاق حسین نقوی

ناشر

الکتاب پبلیشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۱۱ بی ۲ نارتھ کراچی

کریں اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کا حکم فرمایا ہے۔

اور جب کسی سے اپنی اس مصیبت کو اپنی زندگی میں یاد کرے اس وقت انا للہ و انا الیہ راجعون اگرچہ اس مصیبت کو بہت عرصہ کی گزری ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر مصیبت کے پہلے اجر جیسا اجر عطا فرماتا ہے۔

(۹۴۱) راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی کی بیوی یا کوئی اور عزیز فوت ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو یاد کرے اور اس کی مصیبت کو یاد کرے اور کہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس کے بعد کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کا حکم فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ جو لوگ کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر درود اور رحمت ہے۔ اور یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اس کے بعد کہے کہ اے اللہ مجھ کو اس مصیبت پر اجر عطا فرما اور اس کے بدلے میں مجھ کو بہتر عطا فرما۔ اگر کسی مومن کا کوئی عزیز مرجائے تو وہ اس کو مرحوم کہے یا یاد کرے اس مومن کا ثواب جنت ہے۔

(۹۴۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس پر کوئی مصیبت نازل ہو وہ اس کو یاد کرے اور فوت کردہ کو یاد کرے اور صبر کرے یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر کی امید رکھے۔

(۹۴۳) نبی کریم نے فرمایا کہ اگر کسی مومن کا کوئی عزیز مرجائے تو وہ اس کو مرحوم کہے یاد کرے اس مومن کا ثواب جنت ہے۔

(۹۴۴) نبی کریم نے فرمایا کہ جس شخص کا ایک لڑکا مرجائے وہ اس کے لئے جنت میں بھاری ہو جائے گا اور وہ سب کے سب لڑکے اس کو جنت میں لے جائیں گے اور جو شخص کہ اس کی اولاد میں سے کوئی نہ مرا ہو اور اس کو کچھ فرزند عطا ہوئے ہوں تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی شخص کے دو لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ دو لڑکے مرے ہوں تو دو کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے تین لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تین لڑکے مرے ہوں تو تین کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چار لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ چار لڑکے مرے ہوں تو چار کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے پانچ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ پانچ لڑکے مرے ہوں تو پانچ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چھ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ چھ لڑکے مرے ہوں تو چھ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے سات لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ سات لڑکے مرے ہوں تو سات کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے آٹھ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ آٹھ لڑکے مرے ہوں تو آٹھ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے نو لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ نو لڑکے مرے ہوں تو نو کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے دس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ دس لڑکے مرے ہوں تو دس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے گیارہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ گیارہ لڑکے مرے ہوں تو گیارہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے بارہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ بارہ لڑکے مرے ہوں تو بارہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے تیرہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تیرہ لڑکے مرے ہوں تو تیرہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چودہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ چودہ لڑکے مرے ہوں تو چودہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے پندرہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ پندرہ لڑکے مرے ہوں تو پندرہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے سولہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ سولہ لڑکے مرے ہوں تو سولہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے سترہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ سترہ لڑکے مرے ہوں تو سترہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے اٹھارہ لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اٹھارہ لڑکے مرے ہوں تو اٹھارہ کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے انیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ انیس لڑکے مرے ہوں تو انیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے بیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ بیس لڑکے مرے ہوں تو بیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے اکیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اکیس لڑکے مرے ہوں تو اکیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے بائیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ بائیس لڑکے مرے ہوں تو بائیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے تیئس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تیئس لڑکے مرے ہوں تو تیئس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چوبیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ چوبیس لڑکے مرے ہوں تو چوبیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے پچیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ پچیس لڑکے مرے ہوں تو پچیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چھبیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ چھبیس لڑکے مرے ہوں تو چھبیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے ستائیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ستائیس لڑکے مرے ہوں تو ستائیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے اٹھائیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اٹھائیس لڑکے مرے ہوں تو اٹھائیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے انتیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ انتیس لڑکے مرے ہوں تو انتیس کا ثواب ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے تیس لڑکے مرے ہوں تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تیس لڑکے مرے ہوں تو تیس کا ثواب ہے۔

(۹۴۵) اور جس وقت حضرت حمزہ بن ابی طالب قتل ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ (علیہا السلام) سے فرمایا کہ اے فاطمہ! روئی نہ جائے کیونکہ حمزہ نے جنت حاصل کر لی ہے اور بیشک وہ جنت میں جانے والا ہے۔

(۹۴۶) میرے والد نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مرنے والا مرجائے تو اس کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرے اور اس کی طرف سے صدقہ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر میں اس کے لئے ایک روشنی بھیجتا ہے اور اس کو اس کی قبر میں اس کے لئے ایک روشنی بھیجتا ہے اور اس کو اس کی قبر میں اس کے لئے ایک روشنی بھیجتا ہے۔

(۹۴۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب جانتا ہے کہ یہ مومن کیا کہتا ہے تو فرشتے یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے بڑھ کر تو کون ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کو کیا معلوم ہے کہ میرے بندے نے کیا کہا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے وصال پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ: آپ ﷺ نے اگر ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا نالہ، فریاد سے نہ روکا ہوتا تو ہم آپ ﷺ کے غم میں آنسوؤں کا سمندر ختم کر دیتے۔ نہج البلاغہ

نہج البلاغہ

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

خطبہ ۲۳۲

(وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

فَقَدْ وَهُوَ يَلِي غُسْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَحْنِيطَهُ

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدِ انْقَطَعَ بِمَوْتِكَ مَا لَمْ يَنْقَطِعْ بِمَوْتِ غَيْرِكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْأَنْبَاءِ وَأَخْبَارِ السَّمَاءِ. خَصَصْتَ حَتَّى صَارَ الْفَقْدُ بِكَ سَوَاءً وَعَمَّمْتَ حَتَّى صَارَ النَّاسُ فِيكَ سَوَاءً وَلَوْلَا أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَأَنْفَدْنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّؤُونِ، وَلَكَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلًا وَالْكَمَدُ مُحَالِفًا وَقَالَا، وَلَكِنَّهُ مَا لَا يُمْلَكُ رَدُّهُ وَلَا يُسْتَطَاعُ دَفْعُهُ. بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي اذْكُرْنَا عِنْدَ رَبِّكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ بَالِكَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل وکفن دینے وقت فرمایا۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کے رحلت فرمانے سے جو قطع اتصال اسلام اور آسمانی خبروں کا سلسلہ قطع ہوتا ہے کسی اور (نبی) کے انتقال سے قطع نہیں ہوتا (آپ نے) اس مصیبت میں اپنے اہل بیت کو مخصوص کیا۔ یہاں تک کہ آپ کے دوسروں کے غم نے غم زدوں کے لئے تسلی دے دی اور اس قدر عمومیت کی کہ سب لوگ آپ کے (ماتم میں) برابر کے شریک ہیں۔ اگر آپ نے ہم کو صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور جزع فزع سے نہ روکا ہوتا تو ہم آپ کے غم میں آنسوؤں کا سیلاب بہا دیتے اور یہ درد ہمیشہ رہتا اور یہ رنج ہمارا ساتھ نہ چھوڑتا (پھر بھی یہ) کم ہے اور یہ ہمارا فرض ہے۔ ہمارے ماں باپ آپ کی محبت سے مانوس تھے آپ کی جدائی کا صدمہ بہت سخت ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے پروردگار کے پاس یاد رکھئے گا اور ہمارا خیال رکھئے گا۔

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

(شیعہ مذہب کی مشہور کتاب من لایحضرہ صفحہ 127)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ملعون ہے وہ جو ردا اتار دے۔

(۱۰۰۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (زنا) کو حرام جنت کا ارشاد فرمایا ہے۔

(۱۰۰۲) حضرت آدم حضرت نوح علیہ السلام نے ایک شخص کو بیٹے کے لڑنے کی تہمت لگاتے کے لئے تم سے جو زنا کی ہلاکت ہے اور تہمت لگانے والے کے لئے جو زنا کی حد کوڑے ثواب ہے۔ پھر آپ کو خبر ملی کہ اسکے بعد بھی وہ گھر میں داخل ہوتا ہے تو آپ پھر اسکے پاس تشریف لے گئے اور (زنا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو استقبال (زنا) کیا تم سے نے اوگی سزا کوئی نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ تو ہوا ہی تھا۔ آپ نے (زنا) پھر کہا اس کے لئے تمہیں یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تہمت پھر اللہ کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور ان تینوں میں سے ایک بھی اسکو اللہ تعالیٰ نوت نہ ہونے دیگی۔

(۱۰۰۳) اور ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے (زنا) ہے صاحب مصیبت کیلئے مناسب ہے کہ ردا اپنے دوش پر نہ ڈالے اور صرف قمیض پہنے رہے تاکہ پہچانا جائے اور اسکے پاس لوگوں کو جانا چاہیئے کہ اسکی طرف سے یہ لوگ تین دن کھانا کھلائیں۔

(۱۰۰۴) نیز آپ نے (زنا) کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو دوسرے کی مصیبت میں اپنے دوش سے ردا اتار دے۔

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی